ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

اردو نستعلیق فونٹ اور ای بک

محمد شعیب عباس

پی ایچ۔ڈی اسکالر شعبہ اُردو، لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور

پروفیسر ڈاکٹر محمد ارشد اویسی

صدر شعبہ اردو، لاہور گیریژن یونی ورسٹی، لاہور

ABSTRACT:

The cultural and linguistic variety of the area is reflected in the long history of the development of the Urdu typeface. Millions of people in South Asia are native speakers of Urdu, which has its roots in Hindustani. It is recognized as both India's official language and the national language of Pakistan. Nastaʃlīq, an attractive script with a flowing elegance, was created by calligraphers in the 14th century for use in Urdu writing. Books written in Arabic are the only ones printed in Nastaliq. This script was employed in legal documents, royal decrees, and official communications. Urdu is now spoken there. Shorthand was employed in private papers or records as well as in letters to write notes in royal courts and later legal courts. Basic literacy for Indians who spoke Urdu consisted of reading and writing khat nastaliq and khat tasbat. Those who wrote in Persian-Arabic script up until the early years of this century thought that a lack of interest in writing was a sign of culture. Or a lack of interest in civilization, a disregard for the reality that culture is a conglomeration of several values. The most useful instrument for Urdu scholars at the moment is an e-book, as the majority of computer programs created for the language cannot handle Urdu for very long. Another name for it is an electronic book. Books that are readable on a computer or mobile device are known as e-books. Digital books won't be able to take the place in conventional books since readers have an emotional connection to paper books and traditional books. Several digital Urdu fonts have been created as a result of technological innovations, helping users to access and use the script on a variety of platforms and devices. These typefaces guarantee compatibility and convenience of usage without sacrificing the authenticity of Urdu calligraphy. Over time, the Urdu font has seen several noteworthy changes in its growth. The Urdu font has evolved to meet the needs of contemporary communication media yet maintaining its rich cultural legacy.

ہ رزبان کی عمومی طور تحریری، تکلمی دواشکال ہوتی ہیں۔ تکلمی صورت اس کی قدیم صورت تصور کی جاتی ہے جبکہ تحریری صورت اس کے مابعد کا ارتقاء ہے۔ آج بھی بے شمار زبانیں اپنی تکلمی شکل وصورت میں تو موجود ہیں مگر تحریری انداز میں دنیا ان سے شناسائی ہی نہیں رکھتی۔ کسی بھی زبان کی تحریری شکل اس کے تحریری انداز پر منحصر ہے کہ اس کو کس انداز میں تحریر کیا جاتا ہے۔ اس کو لکھنے کے لیے حروف بنائے جاتے ہیں تاکہ وہ حروف اس زبان میں اپنی صحیح جگہ پر فٹ ہوں۔ پھر اس زبان کے کچھ اُصول وضوابط تشکیل دیے جاتے ہیں۔ ان اُصول وضوابط کو مجموعی طور پر نظامِ تحریر یا(system of writing) کہتے ہیں۔ اسی لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ تحریر ان اُصولوں کا ایک مجرد سا نظام ہے۔ یہی نظام حرف ولفظ یا اس کے جز کو لکھتے ہوئے برتنا اس کے حسن وصورت کو قائم رکھنے کا مکمل ذمہ دار ہوتا ہے۔ جس کے تحت اس زبان کے لفظوں وجملوں کی ترتیب اوران کے تحریری نشانات اسی نظام مخصوصہ کے قائم شدہ اصولوں کے تابع رہ کر اپنے اُمور بہترین طور پر سرانجام دیتے ہیں کسی بھی تحریری نظام کے تحت الفاظ اور حروف کی صحیح طور بصری نمائندگی رسم خط کہلاتی ہے۔ بہت سی زبانیں صرف بولیوں کے طور پر شمار ہوتی ہیں، وہ لکھی نہیں جاتیں، اور بہت ساری زبانوں کا رسم الخط معمولی تبدیلیوں کے ساتھ مشترک ہے۔ کچھ زبانوں کا رسم الخط تو ایک ہی ہے لیکن ان کا طرزِ تحریر ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ ان کا یہ مختلف انداز خط کہلاتے ہیں۔ ہر رسم الخط کے اپنے بنیادی حروفِ تہجی ہوتے ہیں جن کی ترکیب سے لفظ بن جاتا ہے۔ الفاظ سے کلمہ بنتا ہے اور کلمات یا جملوں سے شعر ونثر وجود میں آتے ہیں۔ اردو کا رسم الخط یقیناً سامی عربی سے مستعار 'نستعلیق' ہے۔ اقوام عالم اپنی زبان اور رسم الخط سے بے پناہ پیار کرتے ہیں جس کی بیشتر مثالیں ادب عالم میں سے دی جاسکتی ہیں۔ جیسے انگریزی والے 'رومن'، ایرانی 'فارسی نستعلیق'، سنسکرت یا ہندی ومراٹھی وغیرہ 'ناگری'، چین وجاپان اور روسی وعربی کے علاوہ چھوٹی بڑی ہر زبان کے پاسدار اپنے اپنے رسم الخط کی بقاو تحفظ کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں، وہ انھیں اپنی شناخت مانتے ہیں کیونکہ زبان ان کی تہذیب کی آئینہ دار ہے، ان کے یہاں کیلی گرافی یا خوشخطی وخوشنویسی کے کورسز بھی وہاں کی یونیورسٹیز میں کروائے جاتے ہیں۔ مگر افسوس کہ ہم اردو والے اس جانب سے کس قدر بے اعتنائی برتنے میں مبتلا ہیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

کسی بھی زبان یا خط کو تحریری شکل میں لانے کے لیے استعمال ہونے والی ایسی ترکیبیں جو الفاظ کی شکل یا انداز میں واضح ہوں ان کو رسمِ خط یا فونٹ کہتے ہیں۔ موجودہ دور میں اُردو زبان کے لیے نستعلیق رسم الخط استعمال ہوتا ہے۔ فونٹ ایک خاص قسم کے خط میں شامل تمام حروف کے مجموعہ کو عرف عام میں ٹائپو گرافی کہا جاتا ہے۔ اس میں ان تمام کا طریقہ تحریر خط نسخ، خط نستعلیق اور سائز ایک ہی طرح کا ہوا نگلش میں اس کو فونٹ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

. (H, M, Welliscsh)

A Script is the set of conventional graphic signs design to give visual representations to the elements of a writing system.

اردو رسم الخط دراصل فارسی و عربی رسم الخط ہی کی ایک توسیع ہے۔ بعض ترامیم کے بعد مذکورہ رسم خط کو اُردو زبان کے لیے اختیار کیا۔ اُردو رسم الخط کا ڈھانچہ وہی ہے جو عربی زبان کا ہے یہ دونوں سامی، خاندان کی زبانیں ہیں جو دائیں سے بائیں طرف لکھی جاتی ہیں۔ اُردو زبان نے اپنی ضرورت کے مطابق ایسی آوازیں جو فارسی اور عربی حروف سے ادا نہیں ہوتی تھیں۔ ان کے لئے ہندوستانی زبانوں سے حروف اخذ کئے۔ مثلاٹ، چ، ڈ، ڑ، گ، وغیرہ۔ اور اسی طرح ہندی سے بھ، پھ، تھ، ٹھ، ڈھ، وغیرہ آوازوں کا انتخاب کیا۔ جان گلکریسٹ (1) (19 جنوری 1759 تا 9 جنوری 1841) نے 1787 میں سب سے پہلے ہندی کو دیوناگری رسم الخط میں لکھنے کی طرح ڈالی۔ یہیں سے اردو اور ہندی کے رسم الخط کا فرق پیدا ہو گیا۔ اردو کے حروف تہجی 37 ہیں۔ اردو میں عربی فارسی اور ہندی کے الفاظ اور آوازیں شامل ہیں۔ شان الحق حقی نے اُردو حروفِ تہجی کی تعداد (2) 53 بتائی جبکہ پنڈت برج موہن دتاتریا کیفی کے بقول ان حروفِ تہجی کی تعداد 47 ہے۔ مولوی عبدالحق نے اپنی کتاب قواعد اُردو میں حروف کی تعداد 50 بتائی ہے کیونکہ انھوں نے ہکاریہ آوازوں کو بھی حروف ہی گردانا ہے۔

خالص عربی حروف: ث، ح، ذ، ص، ض، ط، ظ، ع، ق، ہ

عربی کے ساتھ فارسی میں موجود حروف: ا، ب، ت، ج، د، ر، ز، س، ش، غ، ق، ک، ل، م، ن، و، ہ، ء، ی، ے

ہندی الاصل حروف: ٹ، ڈ، ڑ

خالص فارسی حروف، پ، چ، ژ،

اردو زبان کا رسم الخط ہندوستان کی تمام تر زبانوں میں جامع اور کشادہ ہے۔ جس کی وساطت سے ہر آواز کو ادا کیا جا سکتا ہے۔ چونکہ زبان ایک تغیر پذیر چیز ہے۔ اس میں ہمیشہ تغیر و تبدل واقع ہوتی رہتی ہیں۔ اردو قواعد، الفاظ و تراکیب اور الفاظ تمام زبانوں سے زیادہ وسیع ہیں۔ خط نسخ اور نستعلیق میں مقامی مزاج داخل ہونے کی وجہ سے ان کا اُسلوب فارسی سے جدا ہو گیا۔ اور یہی وہ نمایاں اُسلوب ہے جسے ہم اُردو رسم الخط کہتے ہیں۔ (3)

بقول عتیق احمد صدیقی "ہندوستان میں اگر رسم الخط یا تحریر (اسکرپٹ) کی تاریخ تلاش کی جائے تو۔۔ اس کا باقاعدہ مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ وادیِ سندھ کی تہذیب میں پروردہ لوگوں نے بھی ہڑپہ اور موہنجوڈارو جیسے شہروں میں کچھ تحریروں کے نقوش پتھروں پر بنائے تھے، جن کے یقیناً کوئی معنی اور مطلب نکلتے ہوں گے۔ مگر اب تک کی تحقیق اور ریسرچ کے مطابق اس کا قطعی طور پر پتہ نہیں لگایا جا سکا ہے کہ اُن کے معنٰی کیا تھے یا وہ کس طرح پڑھی جاتی تھی؟" (4)

اردو زبان کا نستعلیق رسم الخط ہی اس کی اصل حقیقت ہے۔ ہم نستعلیق کے بغیر اردو کا کسی طور بھی تصور نہیں کر سکتے اور نہ ہی دوسرے رسمِ خط میں اسے قبول کر سکتے ہیں۔ اس رسم الخط کو تبدیل کرنے کی جتنی کاوشیں کی گئی اتنا ہی یہ رسم الخط مستحکم ہوا۔ خصوصاً کمپیوٹر ٹیکنالوجی کی آمد اور اس پر اردو کے کاموں میں سہولت پیدا ہونے سے قبل تک یہ بہت سے اُن حیلوں کے ساتھ بھی سامنے آتی تھی کہ جدید علوم کو اس میں منتقل ہونے اور اس کی کلاسیکیت و جدیدیت کو دوسروں میں ترسیل کے لیے اس کا رسمِ خط ہی مانع ہے۔

رشید حسن خان نے بیان کیا ہے کہ "رسمِ خط کسی زبان کو لکھنے کی معیاری صورت کا نام ہے اور رسمِ خط کے مطابق صحّت سے لکھنے کا نام اِملا ہے۔ بقول امیر اللہ شاہین "رہی ملکی حالات کی بات تو پورے ملک کا ایک رسم الخط محض خوش آئند تصور ہے جس کے ڈانڈے دیوانے کے خواب سے جا ملتے ہیں۔ ہندوستان میں زبانوں کے چار بڑے خاندان ہیں سب اپنے اپنے علاقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ ہر تیس میل کے فاصلے پر لب ولہجہ میں فرق آجاتا ہے۔ سیکڑوں بولیوں کو یکجا کرنا ناممکن ہے۔ اس سلسلے کی ہر کوشش

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

توانائیوں کو ضائع کرنے کے سوا کچھ نہیں۔ یوں بھی ایسی کوئی روایت کسی دوسرے ملک میں بھی موجود نہیں ہے۔ ان میں سے کچھ ممالک کے پاس زبردست عسکری تنظیم اور فکری وحدت موجود ہے۔ اس لیے یہ یہاں اور بھی قابلِ عمل نہیں۔ اس قسم کی ہر کوشش سے منافرت اور مغائرت کو ہوا ملے گی۔ اس لیے دانش مندی کا تقاضہ یہی ہے کہ اس گلستاں میں ہزاروں طرح کے پھولوں کو اپنی اپنی مخصوص بود و باش اور اپنے خاص آب و رنگ کے ساتھ پھلنے، پھولنے اور پھیلنے کے مواقع دیئے جائیں کہ یہی وقت کی آواز ہے اور یہی اس مسئلہ کا بہترین حل ہے۔ فی الواقع یہ کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے، ایک سیدھی سادی حقیقت کو مسئلہ بنا دیا گیا ہے"۔[5]

ہندوستان آنے کے بعد دورِ مغلیہ میں ایرانی طرزِ خط کو مقبولیت حاصل رہی البتہ مطابع قائم ہونے کے بعد یہاں کے کاتبوں نے اس میں حسبِ ضرورت کچھ ترمیم کر لی۔ منشی دیبی پرشاد نے "ارژنگِ چین"[6] لکھ کر اوّلین رہنما کتاب پیش کی۔ منشی اعجاز رقمؔ نے اپنے کمالات کا استعمال کرتے ہوئے ایرانی طرز میں کچھ ترامیم کر کے نئے اصول وضع کیے جسے لکھنوی طرز کہا گیا۔

"فی الواقع کاتب خوس نویس باکمال بود، خود بطرز افاضل شریں دلچسپ ی نوشت"[7]

آپ نے ان اصولوں کی رہنمائی کے لیے نظمِ پروین[8]، مرقعِ نگارین" جیسی کتب مرتب فرمائی۔ اسی کے مقابل دہلی اسکول میں بھی بیشتر تبدیل شدہ اصول اپنانے کی کوشش کی گئی مگر اختراعات کے باوجود باقاعدہ قواعد کی کوئی کتاب دستیاب نہیں ہے جو طلبہ کو اس خط کی تحصیل میں معاونت فراہم کر سکے۔ اس طرح فارسی کے بعد لکھنوی و دہلوی خطوط کا اجرا عمل میں آیا جنھیں نستعلیق کی دوسری نسل (جنریشن) کہا جا سکتا ہے۔

قبل از قیامِ پاکستان لاہور کے منشی عبدالمجید پرویں رقم (1901-1945، لاہور) نے ایرانی طرزِ تحریر کو اپنا لیا۔ انہوں نے فارسی رسم الخط میں الف سے لیکر "ی" تک میں خوبصورت ترامیم کیں۔ یہی ان کا کارنامہ تھا۔ انہوں نے نہ صرف انفرادی حروف کے حسن کو دوبالا کیا بلکہ حروف کے پیوند و جوڑ بھی ان کے ہاتھوں سے مستفید ہوئے ۱۹۳۰ میں پورے ملک میں ان کی طرزِ پروینی کی دھاک بیٹھ گئی عبدالمجید پرویں رقم کو شہرت کلام اقبال کی کتابت[9] سے حاصل ہوئی۔ علامہ محمد اقبال نے ضربِ کلیم میں شامل غزل بعنوان "محراب گل افغان کے افکار" کا یہ شعر ان کے لیے استعمال کیا۔

جو عالم ایجاد میں صاحب ایجاد　　　　ہر دور میں کرتا ہے طواف اس کا زمانہ[10]

شاعرِ مشرق علامہ اقبالؔ نے اپنے تمام کلام کی کتابت اپنی نگرانی میں پرویں رقم سے کروائی[11]۔ اسی طرزِ پروینی کو 'خطِ لاہوری' کہا جانے لگا۔ نستعلیق کی یہ تیسری جنریشن ہے۔ علامہ اقبال طرزِ لاہوری کے دلدادہ ہوئے انہوں نے اس طرزِ تحریر کو ان الفاظ میں خراج پیش کیا کہ "اگر منشی پرویں رقم خطاطی چھوڑ دیں گے تو میں بھی شاعری ترک کر دوں گا۔"

منشی عبدالمجید پرویں رقم کے شاگرد و جانشین تاج الدین زریّں رقم (1904، 13 جون 1955) نے اس خط کو اتنا دیدہ زیب کر کے پیش کیا کہ ہر طرف ان ہی کا ڈنکہ بجنے لگا۔ فیض مجدّد لاہوری انھیں دونوں کے شاگردِ خاص تھے اور جواں عمری میں ہی انہوں نے ممبئی میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ باقی ماندہ ایام زندگی یہیں بسر کیئے۔ تاج الدین زرّیں رقم کو پاکستان میں 'خطاط الملک' کے خطاب سے نوازا گیا اور یہاں فیض صاحب کو بھی بجا طور سے 'خطاط الہند' کا درجہ و مقام ملا ہوا تھا۔ ہر مکتب کے جید خطاطوں اور خوشنویسوں نے اس خط کی آبیاری و پرورش میں اپنا کردار ادا کیا ہے اس کے لیے اصول و قواعد مرتب کیے ہیں۔

نستعلیق:

نستعلیق ایک اسلامی طرزِ تحریر ہے۔ جو اردو زبان کے اظہار کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

- نستعلیق نے خوبصورتی و رعنائی میں باقی خطوط کو ماند کر دیا ہے (دارا شکوہ)
- خط نستعلیق دیکھتے ہی طبیعت میں شگفتگی پیدا ہوتی ہے (نظام الدین پروفیسر)[12]

"ڈاکٹر ہورنلے نے ایران ہی سے زمین کی فروخت کا ایک بیع نامہ دریافت کیا جس کی تاریخ کے بارے میں ڈاکٹر مارگولیتھ نے دعویٰ کیا کہ اس پر 401ھ/1010ء تحریر ہے۔[13]

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

"ڈاکٹر عبداللہ چغتائی نے اس کی یہ توجیہی پیش کی۔"خط نستعلیق کے لکھنے کے لیے اساتذہ نے قلم کے تراشنے اور قلم کا قط لگانے کے اصول بھی الگ ہی وضع کیے ہیں ۔مگر یہ زیادہ تر فارسی عبارت ہی کے لیے مخصوص رہا،اور اسی لیے نستعلیق طرز کو کسی خاص مقام، شہر یا ملک سے کوئی خصوصیت نہیں رہی۔یہی وجہ ہے۔کہ اکثر محققین نے بیان کیا ہے کہ طرز یا قلم نستعلیق میر علی تبریزی سے بہت پہلے موجود تھا"(14)

اس طرز تحریر نے ایرانی سلطنت میں 14،ویں صدی میں رواج پایا۔ہم میر تبریزی کو اس طرز تحریر کا بانی نہیں گردان سکتے کیونکہ اس بات کی شہادت ڈاکٹر ہورنلے بھی دے چکے ہیں میر علی تبریزی نے اس خط کی ناپ تول سنوانے میں گہری دلچسپی لی۔انہوں نے اس کے لیے خاص اصول وضوابط اپنائے۔اسی محنت کی بابت ان کو اس رسم الخط کا بانی تصور کیا جانے لگا۔جب کے وہ اس رسم الخط کے موجد نہیں بلکہ مصلح تھے میر علی تبریزی بغداد کے سلطان احمد جلائر کے دربار سے وابستہ تھے شاہی سرپرستی کی وجہ سے اس رسم الخط کو پزیرائی ملی اور اسی سرپرستی میں اس رسم الخط نے ایران میں مقبولیت حاصل کی۔میر علی تبریزی کی خدمات کے انکاری بھی نہیں ہیں انہوں نے اور رسم الخط کو سنوانے میں اپنا کردار ادا کیا۔اسی نسبت ہم ان کو اردو نستعلیق کا مصلح کہہ سکتے ہیں۔

نستعلیق کو خوبصورت اور دلکش بنانے میں میر علی کے بیٹے میر عبداللہ تبریزی نے بہت محنت کی۔اس کے بعد سلطان علی مشہدی نے اس کو مکمل کرنے کی جدوجہد کی اور وہ اس خط کا استادِ کامل بن گیا۔۔۔۔۔۔۔۔خطِ نستعلیق کے اصول وضوابط خواجہ قمر الدین کے شاگرد میر علی ہروی نے مرتب کیے جو مشہور اور ماہر نستعلیق نگار تھے۔ان کے بعد میر عماد حسین قزوینی نے اس خط کو مزید دلکش بنایا۔،، (15)

ایران میں اس وقت کے ماہر ڈاکٹر ہورنلے نے ایک قطع زمین کا بیع نامہ دریافت کیا(16)جس سے اس صدی میں نستعلیق کے موجود ہونے کا تاثر جاتا ہے اس طرز تحریر نے سلطنت ایران میں 14ویں 15ویں صدی میں رواج پایا۔یہ طرز تحریر نسخ اور دیگر متون کو جیسے عربی، فارسی متن وغیرہ کو لکھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔خط نستعلیق کو استعمال کرنے والے خوش نویس بھارت، افغانستان، ایران، بنگلہ دیش اور پاکستان میں موجود ہیں۔ نستعلیق ترجیحی بنیادوں پر فارسی، پشتو، کھوار، اور اردو لکھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔فارسی وعربی رسم الخط کو ایرانیوں نے اپنالیا۔اس بابت عربی زبان ایران اور دیگر علاقوں میں مقبول ہوگئی۔قرآن پاک کی خطاطی کے لیے عربی میں خط ثلث، رقعہ، دیوانی اور نسخ استعمال ہوتے تھے اس کی ساتھ ساتھ قرآن مجید کے چاروں اطراف اس کی تفسیر لکھنے کا رواج بھی تھا۔اور اس کی وضاحت کا انداز خطاطی قرآن کے انداز تحریر سے مختلف ہوتا تھا۔یہ حاشیوں میں معلق ہوتا ہے اسی نسبت سے اسے عربی لفظ علق سے تعلیق کہتے ہیں خط تعلیق موجودہ دور میں بہت کم استعمال ہو رہا ہے۔بلکہ معدوم ہو چکا ہے۔اس رسم الخط کے چند نسخے قاریوں کی دسترس میں تو ہیں مگر معدود چند کو اس سے شناسائی ہے۔

اس رسم الخط نے ہمعصر رسم الخطوط سے زیادہ ترقی یافتہ صورت کہلاتا ہے۔اپنے اسی حسن وکشش کی بدولت یہ رسم الخط ایران کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی کافی معروف ہو گیا اپنے رکھ رکھاؤ تکلف اور فنی نزاکتوں کی وجہ سے نستعلق لفظ محاوۃً استعمال ہونے لگا۔ نستعلق میں حروف گول ہونے کی وجہ سے اس رسم الخط میں کافی حسن اور کشش پیدا ہو جاتی ہے۔

اس خط نے خراماں خراماں فروغ پایا۔اور اس کے فروغ میں وقت کے نامور خوش نویسوں نے اپنا کردار ادا کیا۔میر عماد نے اپنے فن سے نستعلیق کو عمدگی اور شائستگی کی بام تک پہنچایا۔تاہم آج کل خط نستعلیق کا استعمال مرزا کلہور کے طرز پر کیا جاتا ہے۔کلہور نے نستعلق خطاطی کی اصلاح کی تاکہ اس کی مشینوں میں چھپائی آسانی سے ہو سکے۔اس نے نستعلیق خطاطی کو سیکھانے کے طریقے اور اس کے قوانین بھی وضع کیے۔انھیں تفصیل سے سمجھنے میں اردو زبان وادب کے ارتقا کی تاریخ بھی مضمر ہے۔کیونکہ اُردو کی ترقی و مقبولیت کے لیے خوشنویس وکاتب حضرات کا اپنا کردار و کارکردگی بھی اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔جتنے باکمال خوشنویس تھے ان کی تحریروں کو پڑھنے اور ان سے دلچسپی رکھنے والے قارئین کی تعداد بھی ہزاروں سے لاکھوں تک پہنچ جاتی تھی۔

پوری دنیا میں نستعلیق کے پانچ معروف دبستان ہیں۔

معروف استاد نستعلیق:

میر علی تبریزی　　میر عماد　　مرزا بزرگ نوری　　مشکن قلم　　مرتضی قلی خان شاملو

محمد شفیع هروی　　درویش عبدالمجید طالقانی　　مرزا جعفر طبریزی

- دہلوی دبستان نستعلیق:

دبستان دہلوی نستعلیق سے مراد وہ انداز تحریر ہے جس کو ہندوستان میں عام جبکہ دہلی میں بطور خاص پسند کیا جاتا ہے یوسف دہلوی صاحب کو اس خط کا موجد گردانا جاتا ہے۔ انہوں نے دو قلموں سے لکھنے کی طرح ڈالی۔ان کی وفات کے بعد ان کے شاگرد عبدالمجید دہلوی صاحب نے اس خط میں کمال عروج پایا۔اس دبستان نستعلیق میں فارسی نستعلیق کی نسبت حروف والفاظ کو عمودی (اور تمام تحریر) کو سیدھا رکھا جاتا ہے یعنی اس میں جھکاؤ کا عنصر نہیں پایا جاتا۔اور حروف والفاظ کے درمیان میں جڑ کر آنے والے (حروف والفاظ کے)شوشے متوازی عرض پر ہوتے ہیں۔

- لاہوری دبستان نستعلیق

اس انداز نستعلیق میں دہلوی نستعلیق والی خوبیاں ہی پائی جاتی ہیں۔اور خمدار جسامت رکھنے والے حروف (مثلاً ق، ی اور ل وغیرہ) کا فراغ ہے۔ جو اس کے انداز میں مزید حسن پیدا کر دیتا ہے۔یہی فراغ لاہوری نستعلیق میں بہت واضع اور دوسرے نستعلیق کی نسبت گہرا کر کہ بنایا جاتا ہے۔دیگر نستعلیق کے برعکس اس فروغ کا اختتام زیادہ بلندی تک لے جا کر کیا جاتا ہے۔اس فروغ میں "الف" کو قوسی رجحان دے کر اس کے طول کو دہلوی نستعلیق کی نسبت بڑار کھا گیا ہے۔اور حرف "گ" کے ابتدائی جوڑ کو بھی گہرار کھا گیا ہے۔(17)

- لکھنوی دبستان نستعلیق

ہندستان میں خط نستعلیق کا گہوارہ دہلی، لکھنو دونوں علاقے تھے۔ لکھنو تہذیب و تمدن اور بود و باش کے لحاظ سے ایران کے زیادہ قریب ہے۔اس دبستان کا طرز تحریر بھی ایرانی نستعلیق سے تقریباً ملتا ہے اور اس کے معرف خطاط شمس الدین اعجاز رقم ہیں۔عہد حاضر میں سب سے زیادہ استعمال خط نستعلیق کا ہوتا ہے۔

- ترکی دبستان نستعلیق

خط پارسی فن خطاطی کا کا ایک اہم، خوب صورت ترین خط مانا جاتا ہے جس میں عربی و فارسی حروف تہجی کو استعمال کرتے ہوئے تحریر لکھی جاتی ہیں۔موجودہ دور میں سب سے زیادہ استعمال اس خط نستعلیق کا ہوتا ہے۔"یہ ایران میں چودھویں اور پندرھویں صدی عیسوی میں پروان چڑھا"۔(18) اردو زبان وادب کی بے شمار تحریریں، اخبارات، کتابیں اور ڈیزائن اسی خط میں لکھے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ شمالی علاقہ میں اس رسم الخط کو پشتون اور کشمیری اپنی تحریروں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ماضی میں عثمانی ترک زبان اسی خط میں لکھی جاتی تھی اور عثمانی اس خط کو تعلیق کہتے تھے۔(19) اسی خط کو تعلیق کا نام دے کر عثمانی خطاطوں نے اپنے فن پاروں میں استعمال کر کے خوب شہرت حاصل کی۔اور اسی خط سے "خط دیوانی" اور "خط رقعہ" جیسے خوب صورت خطوط تیار کیے(20)۔اس سے یہ ثابت ہوا کہ خط نستعلیق عربی رسم الخط میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والا خط ہے۔اور اس خط کے لیے جلی قلم استعمال ہوتا ہے۔

"اس رسم الخط کی تحریر کے لیے 5 سے 10 ملی میٹر کے ریش قلم پر مشتمل چھلے ہوئے نرسل سے تیار شدہ قلم اور سیاہی استعمال کی جاتی ہے"۔(21)

ترکی میں بے شمار خطاطوں اور خواتین خطاطوں نے فن کے بے مثال جوہر دکھائے مگر بہت زیادہ شہرت حاصل کرنے والوں میں استاد احمد کامل، اسد السادی، مصطفی عزت، مصطفی راقم، سامی آفندی، استاد شوقی، حسن رضا رجاوی، حافظ عثمان، عبداللہ زیدی، ماجد زیدی، استاد عبدالعزیز الرفاعی، اور، امد الآمدی نے فن خطاطی کو دوام بخشا ہے کہ آنے والے ادوار میں تمام خطاط ان کی تقلید کرتے رہیں گے۔

- **فارسی نستعلق /ایرانی نستعلیق**

ایران کا موجودہ طرز تحریر ہی فارسی نستعلیق ہے اس نستعلیق میں عام طور پر حروف کے عمودی حصہ اور لفظ میں زیریں نسبت بالائی لحاظ سے دائیں جانب جھکاؤ سا محسوس ہوتا ہے اس طرز تحریر میں حرف والفاظ کے الف نما عمودہ حصے ہندوستان و پاکستان میں لکھی جانے والی نستعلیق کی نسبت طویل ہوتے ہیں۔غ،ف "ک، گ" کو درمیان یا آخر سے کھینچ کر رکھا جاتا ہے۔ سلطنت ساسانی کے زوال کے بعد فارس میں یہ خط بہت زیادہ رواج پا گیا۔اور جلد ہی اس رسم الخط نے مرکزی خط کا درجہ پالیا۔ .اس خط کی مرکزی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایران کی زبانیں (مغربی فارسی، بلوچی، کردی، لوری وغیرہ)، افغانستان کی زبانیں (دری، پشتو، ترکمان، ازبک وغیرہ)، بھارت اور پاکستان کی زبانیں (اردو، کشمیری، سرائیکی، پشتو، بلوچی، کوہستانی وغیرہ) اس خط کو استعمال کرتی ہیں۔

فونٹ(Font)

Fontاپنے مفاہم کے لحاظ سے حروف پر ہی نہیں بلکہ اس زبان کے تمام محارب پر مشتمل ہے۔ اس لیے اس کو فونٹ کے معنی کی ادائیگی کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔اس سے مراد وہ تمام اشکال و ترسیمات ہیں جن کو زبان کو تحریری شکل دینے کے لیے یکسانیت اور ہم آہنگی کے ساتھ لکھا گیا ہو یا ان الفاظ کی مرصع سازی کی گئی ہو کمپیوٹر پروگرام کی مدد سے کسی خط کو اس کی نئی تختی بنائے بغیر اس خط کو ترچھی اشکال میں بھی ظاہر کیا جاسکتا ہے۔اس خط کی جسامت میں تبدیلی اور ایک ہی فونٹ میں اس کا انداز بھی تبدیل کیا جاسکتا ہے۔اور علیحدہ فونٹ کی بجائے ایک خط ہی تصور کریں گے۔

ہر فونٹ متعدد خواص کا حامل ہوتا ہے۔

فونٹ اپنی خطاطی میں ایک جیسے اور ہم آہنگ حروف و ترسیمات رکھتا ہو۔

کمپیوٹر پر فونٹ کی جسامت اور انداز اظہار نئے سانچوں (blocks) کو تیار کیے بغیر مختلف نظر آسکتا ہے۔

کمپیوٹر میں کسی ایک فونٹ کا انداز کمپریس(compressed) ،کثیف(condensed) ،دبیز(Bold)اور یا پھر ترچھی شکل میں ہو سکتا ہے۔

تاکید(Emphasis) کے نقطۂ نظر سے ایک ہی فونٹ(بالفاظ بہتر و تخصیص صورت خط (کی مختلف اشکال و اقسام، کسی ایک ہی تحریر میں استعمال کی جاسکتی ہیں۔[22]

ٹائپ کے لحاظ سے فونٹ کی اقسام

ٹائپ کے لحاظ سے فونٹ کی چند قسمیں ہو سکتی ہیں۔

اوپن ٹائپ، بٹ میپ ٹروٹائپ، سیمبل بیسڈ، ڈیکوٹائپ

تاحال ویب فونٹس میں سے ہر فونٹ بنیادی طور پر اوپن ٹائپ فونٹ پر ہی ہوتا ہے۔اوپن ٹائپ فونٹ کی ایکسٹینشن OTFہوتی ہے، جبکہ انہی فونٹس کو ویب پر استعمال کرنے کے لیے انہیں WOFFایکسٹینشن میں تبدیل کر لیا جاتا ہے۔اس سے فونٹ کا سائز بھی کم ہو جاتا ہے۔

ویب اور ڈیسک ٹاپ میں فرق

اسکرین فونٹ اور پرنٹ فونٹ کی ٹرم بھی استعمال کی جاتی ہے۔ویب پر کم سے کم فائل سائز رکھنے والا اور تیز رفتاری سے ریڈرنگ کا حامل فونٹ چاہیے ہوتا ہے۔

ویب فونٹ خفی طرز کا ہونا چاہیے اس لیے کہ ویب یا اسکرین پر لکھائی چھوٹے سائز میں ہی دیکھی جاتی ہے۔ جبکہ ڈیسک ٹاپ پبلشنگ کی ڈیمانڈ اور ہے۔وہاں جلی اور خفی دونوں طرح کے فونٹس استعمال ہوتے ہیں۔وہاں الفاظ کی خوبصورتی، کشیدہ، متبادل، اور ڈھیر ساری خصوصیات چاہیے ہوتی ہیں جو کہ ویب فونٹ کی ضرورت نہیں ہوتیں۔

دور جدید میں فونٹ کی ٹائپنگ کے لحاظ سے دو اقسام ہیں۔

1. **کریکٹر بیس فونٹ(Character Baas Font)**
2. **لیگچر بیس فونٹ(Ligature Bass Font)**

1۔کریکٹر(Character)

کریکٹر حرف کو کہتے ہیں۔کسی بھی زبان کے حرف کو کریکٹر کہیں گے۔

مثلاً اردو زبان(میں۔ا،ب،ج،د۔۔۔۔۔۔)انگریزی زبان میں(A,B,C,D۔۔۔۔۔۔)

یہ سب حروف(یا کریکٹرز)ہیں۔اسی طرح ہر سکرپٹ کے مختلف کریکٹرز ہوتے ہیں اپنی زبان و ادب کی سہولت کی خاطر اس کی الگ الگ ترتیب ہوتی ہے۔

کریکٹر بیس فونٹس(Character Bass Font) :

ایسے فونٹس جن میں حروف کی مختلف اشکال شامل ہوتی ہیں۔انگریزی زبان کے زیادہ تر فونٹس کریکٹر بیس فونٹ ہی ہوتے ہیں۔اسی طرح، اردو، عربی و فارسی، ہندی وغیرہ کے زیادہ تر فونٹس بھی کریکٹر بیس ہی ہیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

ان میں اگر چار اشکال پر مشتمل سادہ فونٹس کی بات کریں تو یہ زیادہ تر کریکٹر بیس فونٹس ہی ہوتے ہیں۔[23] یہ چار اشکال

مفرد

ابتدائی

درمیانی

آخری

ہوتی ہیں۔اور چاروں اشکال مختلف ہوتی ہیں۔[24]

مثلاً

ب(مفرد)اس میں ب کو مکمل لکھا جاتا ہے۔

(ابتدائی)اس میں ب کا ابتدائی حصہ لکھا جاتا ہے۔

(درمیانی)اس میں ب کا درمیانی حصہ مختصر ب کو لکھا جاتا ہے۔

ب(آخری)اور اس میں ب کا آخری حصہ لکھا جاتا ہے۔

ایسے فونٹس سائز میں بہت ہی ہلکے پھلکے ہوتے ہیں۔اور عمومی طور پر ان کو نسخ فونٹ کہا جاتا ہے۔خطاطی کے حساب سے دیکھا جائے تو نسخ بالکل ہی الگ رسم الخط ہے۔ اور اتنا سادہ بھی نہیں ہے کہ اس میں کسی حرف کی محض چار اشکال ہوں۔ خیر اس پوسٹ کا مدعا خطاطی یا رسم الخط نہیں اس لیے یہ بحث کسی اور وقت کے لیے رکھ لیتے ہیں۔

لگیچر(Ligature):

ایسے حروف کا مجموعہ جو کہ آپس میں جڑا ہوا اسے لگیچر کہتے ہیں جیسے کہ ایک لفظ ہے "حرکات" اس میں "حر" پہلا لگیچر "کا" دوسرا لگیچر "ت" لگیچر کیلیے یہ ضروری ہے کہ وہ کم از کم دو یا دو سے زیادہ حروف کا ایسا مجموعہ جو کہ آپس میں جڑا ہوا ہو۔ مثلا۔ تمنا اس میں دو لگیچر بن رہے ہیں۔(تم اور نا)اسی طرح لفظ "یاسر" اس کا لگیچر تیار کر کے فونٹ میں شامل کر دیا جائے گا تو اسی کی مدد سے ہم لفظ ''سریا'' بھی لکھ سکتے ہیں۔تمنا لفظ کے لگیچر میں دوسرا لگیچر (نا) کے ساتھ (صر) کا لگیچر لگانے سے ناصر بن جائے گا۔ لگیچر ''یا'' سریا، یاسین، وغیرہ لکھنے میں بھی استعمال کیا جائے گا۔اسی طرح دوسرا لگیچر ''سر'' سرراہ، سرکار، سرکردہ، سرحد، سرہند، وغیرہ لکھنے میں استعمال ہو جائے گا۔

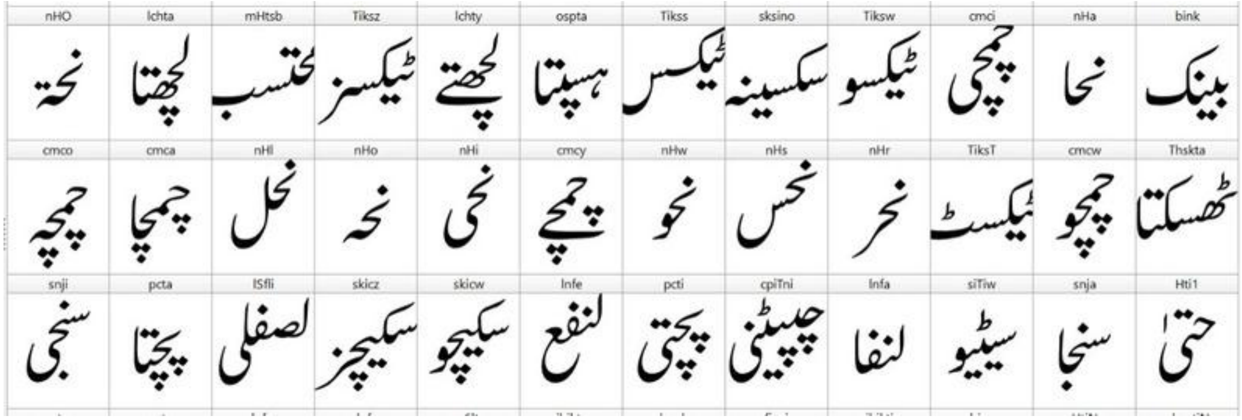

لگیچر بیس فونٹ((Ligature Bass Font))

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

لگیچر بیس فونٹ ایسے فونٹس ہوتے ہیں جن میں حروف مجموعی طور پر بہت ہی زیادہ تعداد میں شامل کیے جاتی ہے کریکٹر بیس فونٹ کو خوب صورت ترین بنایا کے لیے استعمال کیا جا سکے۔اس کی خامیوں کو دور کر کے ان پر پردہ ڈالا جا سکے۔ کریکٹر ز کا ہی لگیچر بنایا جاتا ہے تاکہ او سی آر میں اس حرف کی پہچان میں مدد ملے۔ لگیچر بیس فونٹ کا کریکٹر بیس فونٹ بھی ہوتا ہے۔اسی طرح اگر ہم کریکٹر بیس کے بغیر کوئی ایسا لفظ بنائیں گے جس کا لگیچر فونٹ میں شامل نہیں ہے تو وہ بلکل بھی ظاہر نہیں ہو گا۔ مثلاً لفظ ''تمنا'' لکھنے کے لیے ہمیں مختلف لگیچر ز کی ضرورت ہو گی۔(25)

ت تم تمن تمنا

اب اس میں دیکھیں ت تو مفرد شکل ہے۔''تم'' کو لفظ "تم "لکھنے میں استعمال کیا جاتا ہے تو اس کا لگیچر بھی شامل کیا جاتا ہے۔ لیکن ''تمن'' کہاں استعمال ہوتا ہے ؟ اب اگر کریکٹر بیس فونٹ نہ ہو تو یہاں آکر وہ حروف بھی غائب ہو جائیں گے۔ کیونکہ اس کا لگیچر اگر فونٹ میں شامل نہیں کریں گے تو وہ ظاہر ہی نہیں ہو گا۔ کسی بھی فونٹ میں لگیچر ز شامل کرنے سے نہ صرف اس کی فونٹ کی رفتار میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ اس کا سائز بھی بڑھتا جاتا ہے۔

انگلش حروف تہجی میں تلاش کرنے پر لگیچر بیس فونٹ مل جاتے ہیں۔ان کا استعمال زیادہ تر ڈیزائننگ میں کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ تعداد کے لحاظ سے بہت کم ہے۔ لگیچر کی شکل کا مکمل ہونا ضروری نہیں۔ بعض حروف ایسے ہوتے ہیں جو کسی نہ کسی کریکٹر سے منسلک ہوتے ہیں۔

نوری نستعلیق:

اردو زبان کی پہچان خط نستعلیق سے ہے یہ خط دہلوی طرز نستعلیق کا حامل ہے۔1960 میں فوٹو ٹائپ سیٹنگ (Phototypesetting) کی تکنیک رواج چکی تھی اور ترقی کی منازل طے کرتے کرتے ہوئے کمپیوٹر ٹائپ (Computer Type) انگریزی اور دوسری زبانوں میں مروج ہونے لگی۔ محبان اردو اس جدید دور کے جدید تقاضوں کے ساتھ چلنے کے لیے خط نستعلیق کو جدید کمپیوٹر ٹائپ (خط) پر منتقل کرنے کے لیے کوشاں تھے۔تاکہ نئی نسل اپنے علمی ورثہ سے مکمل روشناس ہو۔ کمپیوٹر کمپوزنگ کے ذریعہ اردو کو جدید عصری اور علمی تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جائے۔اور خط نستعلیق کی خوبصورتی جو اردو زبان کی تحریری روایت کا ایک خاص وصف ہے اس کو برقرار رکھا جا سکے۔

''نوری نستعلیق نے حُسن کے ساتھ ہماری زبان کو ہمارے عہد، بلکہ مستقبل کی رفتار عطا کر دی ہے۔''(26)(ابوالخیر کشفی)

اردو زبان اور اس کی ترقی میں جو کئی نوری سال حائل تھے، نوری نستعلیق نے ان نوری سالوں کو عبور کر لیا۔(27) (پروین شاکر)

نوری نستعلیق سب سے پہلا لگیچر بیسڈ فونٹ ہے۔ ڈکشنری کی مدد سے اس کے تمام لیگچر کو کوڈ کیا۔ جو صرف ان پیج میں بہتر طور پر امور سرانجام دے سکتا ہے۔ نوری نستعلیق میں بہت ساری فونٹ فائلز شامل ہیں۔ جو ان پیج کے علاوہ براہ راست کہیں بھی استعمال نہیں کیا جا سکتی۔اس کی کرننگ، پروگرامنگ مکمل طور پر ان پیج کے لئے تیار کی گئی ہے۔ جبکہ دوسری طرف جمیل نوری نستعلیق ایک یونی کوڈ فونٹ ہے اس کے (نوری نستعلیق) لیگچر یونی کوڈ فونٹ میں کوڈ ڈ ہیں۔اور ویب کے ساتھ ساتھ پبلشنگ کے مختلف پروگرامز میں اس کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔اس فونٹ میں ای بک بناتے ہوئے چند مشکلات پیش آتی ہیں۔ نئے الفاظ لکھتے ہوئے، یا اعراب لگانے سے نوری نستعلیق، نوری کریکٹر سے نوری کریکٹر میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً نستعلیق نَستعلیق صرف زبر لگانے سے لفظ بدل جاتا ہے جس سے لفظ کا حسن ماند پڑ جاتا ہے۔ جمیل نوری نستعلیق قلمِ خفی ہے اس کے علاوہ فونٹ سائز کو بڑا کرنے سے لفظ بھی خراب ہو جاتا ہے۔اس۔ میں اعراب کی سہولت میسر نہیں ہے۔

نفیس نستعلیق

اس فونٹ کے موجد پاکستان کے نامور خطاط جناب سید انور حسین نفیس شاہ صاحب ہیں۔ نفیس نستعلیق کریکٹر بیسڈ یونی کوڈ فونٹ ہے۔ کریکٹر بیس فونٹ کے لحاظ سے پاکستان میں سب سے اچھی کوشش ''نفیس نستعلیق'' ہے اس میں بھی قلم جلی استعمال ہوتا ہے۔اس میں بھی کچھ حروف پر اعراب لگ جاتے ہیں مگر زیادہ تر درمیانی حروف پر

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

اعراب لگانے میں دقت پیش آتی ہے۔اس میں کشیدہ اور متبادل اور کرننگ کی سہولت میسر نہیں۔۔یہ فونٹ ان ڈیزائن پروگرام کے معیار پر پورا نہیں اترتا۔یہ فانٹ اپنی اونچائی کی وجہ سے ای بک کے معیار پر پورا نہیں اترتا۔ایک لائن کے لفظ دوسری لائن کے ساتھ ملے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔اس فونٹ کی رینڈرنگ سپیڈ بہت کم ہے۔پندرہ لائن کے پیراگراف میں فانٹ پریویو پیچھے اور ٹائپسٹ ایک سطر آگے ہوتا ہے۔

علوی نستعلیق

امجد حسین صاحب نے علوی نستعلیق فونٹ کا2008ء میں کیا۔امجد حسین علوی صاحب قبل بھی برصغیر پاک وہند میں رائج قرآنی رسم الخط کے لحاظ سے کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ان کی پہچان "المصحف"[28] فانٹ" سے ہوئی اس فونٹ نے انٹرنیٹ کی دنیا میں ایک انقلاب بھرپا کر دیا۔اس سے پہلے نستعلیق فونٹ سست روی کی وجہ سے انٹرنیٹ پر استعمال کے قابل نہیں تھے۔علوی نستعلیق کی تخلیق کی وجہ سے سست روی کا مسلہ حل ہو گیا۔انٹرنیٹ اور ڈیسک ٹاپ پبلشنگ دونوں کے لیے اس فانٹ کا استعمال ممکن ہو گیا۔یہ فانٹ کریکٹر اور لیگیچر کی بنیاد پر کام کرتا ہے۔اگر فانٹ کی لائبریری میں لیگیچر دستیاب نہیں تو یہ فانٹ لفظ کو بآسانی ترسیمہ کی بنیاد پر لکھا لیتا ہے۔

مہر نستعلیق:

یہ فونٹ دبستان لاہوری نستعلیق کا نمائندہ فونٹ ہے۔مہر نستعلیق نے عام استعمال کے لیے مہر نستعلیق ویب کے نام سے فری فونٹ اپنی سائٹ پر فراہم کر دیا ہے۔مائیکروسافٹ اور گوگل نے اپنے طور پر ویب نستعلیق متعارف کرا دیے ہیں۔دونوں اداروں کے کیے ہوئے کام میں خط نستعلیق کا حسن ماند پر گیا ہے۔اس وقت ویب امبیڈنگ کے لیے سب سے معروف فونٹ مہر نستعلیق ہے۔ویب فونٹ میں کرننگ کی سہولت نہیں ہے۔جبکہ پیڈ فونٹ میں کرننگ،کشیدہ،لفظ کی تلاش،پی ڈی ایف کو ٹیکسٹ میں تبدیل کرنا ،خودکار املاء کی اصلاح،ضروری اعراب لگانا،فونٹ کی متبادل اشکال کا استعمال، جلی فونٹ کا استعمال،ٹائپنگ کی غلطیاں، ٹیکسٹ ٹو سپیچ، عربی متن پہ اعراب لگانا،یہ تمام مسائل صرف ایک کلک سے ٹھیک ہو جائیں گے۔میرے نزدیک اس فونٹ کا استعمال کرتے ہوئے ای بک قاری کو بہترین عکس فراہم کرے گا۔

نوری نستعلیق	علوی نستعلیق	نفیس نستعلیق	مہر نستعلیق
محمدؐ	محمدؐ	محمدؐ	محمدؐ

اردو زبان وادب کی ترویج کیلئے آج کے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کریں اور زیادہ سے زیادہ معلومات علمی وادب معلومات انٹرنیٹ پر اپ لوڈ کی جائیں تا کہ محبان ادب استفادہ حاصل کر سکیں۔

انٹرنیٹ کی اس دنیا میں بے شمار یونیکوڈ اردو فورمز اور ویب سائٹیں موجود ہیں۔محباب ادب کے لیے بہت بڑا ذخیرہ ان ویب سائٹوں پر جمع کر دیا گیا۔وقت کی رفتار کو دیکھ کر بہت سی ویب سائٹیں اب یونی کوڈ فارمیٹ میں بھی نظر آنے لگی ہیں۔کچھ اخبارات نے بھی اپنے یونی کوڈ ایڈیشن شروع کئے ہیں جو قابل تقلید ہے۔موجودہ صورتِ حال اب یہ تقاضا کرتی ہے کہ اس قومی وادبی ضرورت کو کما حقہ پورا کرنے کے لیے بھرپور کوشش کی جائے اور جو خرابیاں اور معائب ہیں ان کی اصلاح کی جائے۔اور وقت کی اس ضرورت کو قومی جذبے کے تحت پورا کیا جائے۔اردو فونٹ سازی ہمارے ہاں اب تک کی ایک چیلنجر صنعت ہے۔پاکستان کی کسی یونیورسٹی میں اس کی تعلیم نہیں دی جاتی۔کچھ لوگوں نے انفرادی طور پر یا ایک ادارے نے غیر ملکیوں کے تعاون سے کچھ کام کیا لیکن تھک ہار کر بیٹھ گئے ہیں۔اس صورت حال کی وجوہات میں ایک اہم وجہ یہ بھی ہے کہ خطاط،ڈیزائنر اور کوڈپروگرامر اپنی اپنی ضروریات اور مشکلات کو پورے طور پر شیئر نہیں سکے۔نستعلیق فونٹس اب انگلش فونٹس کے شانہ بشانہ چل رہے ہیں۔اور اب۔ تقریبا ہر پلیٹ فارم پر استعمال ہو رہے ہیں ، موبائل ایپس،ویب پیجز،پریزنٹیشنز،غرض جس جس پلیٹ فارم پر انگلش لکھی جاسکتی وہاں اردو نستعلیق بھی لکھی جاسکتی ہے۔اور اس کا سہرا یونیکوڈ نستعلیق فونٹس کے سر جاتا ہے۔

حوالہ جات

1۔ https://en.wikipedia.org/wiki/John_Gilchrist_(linguist)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

2۔ فرہنگ تلفظ، شان الحق حقی، مقیدرہ قومی زبان اسلا م آباد2017

3۔ شاکرالقادری۔انٹرویو،16 جنوری2024

4۔ ہندستانی تاریخ وثقافت اور فنونِ لطیفہ، صدیقی عتیق انور، صفحہ سن اشاعت 1993، غالب انسٹی ٹیوٹ دہلی ۲۴۹۔

5۔ جدیداردولسانیات، چغتائی پبلشرز، میرٹھ،1983ء، صفحہ138

6۔ نشی دیبی پرساد۔: مطبع نظامی، کانپور،1876:

7۔ فن خطاطی و مخطوطہ شناسی، فضل الحق ڈاکٹر، دیلی یونی ورسٹی، دہلی۔سن اشاعت،1982مئ، ص 110،

8۔ منشی اعجاز رقم، نظم پروین، نول کشور بک ڈپو، لکھنو،1951

9۔ تاریخ فن خطاطی ، ابن کلیم، ملتانی۔ ابن کلیم ملتان۔ص 1977،21

10۔ ضرب کلیم، عمامہ محمد اقبال، شیخ غلام نبی اینڈ سنز پبلیکیشنز، لاہور، ص 168۔سن 1976

11۔ شاکرالقادری انٹرویو16 جنوری2024

12۔ الف نظامی، میسج21جون2012،اردو محفل

13۔ اردو رسم الخط اور ٹائپ، ڈاکٹر طارق عزیز، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، 1987، ص21

14۔ سر گزشت خط نستعیق، ڈاکٹر عبداللہ چغتائی، کتب خانہ نورس، ص18،

15۔ منشی نول کشور؛ان کے خطاط اور خوشنویس، ترقی اردو بیورو، نئ دہلی ۱۹۹۴ء۔ صفحات ۳۸،۳۷،۳۶

16۔ اردو رسم الخط اور ٹائپ، ڈاکٹر طارق عزیز، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، 1987، ص21

17۔ شاکرالقادری۔انٹرویو،16 جنوری2024

18۔ Payman Hamed ۔ "Famous Calligraphers - Persian Calligraphy- All about Persian Calligraphy"۔www.persiancalligraphy.org ۔ 25اکتوبر 2018میں اصل سے آرکائیو شدہ۔اخذ شدہ بتاریخ18اپریل2020

19۔ "The Scripts"۔14دسمبر2013میں اصل سے آرکائیو شدہ۔اخذ شدہ بتاریخ10دسمبر2013

20۔ شاکرالقادری، انٹرویو،16 جنوری2014

21۔ سجاد خالد، انٹرویو،15فروری2024

22۔ ذی شان نصر، انٹرویو،6فروری2024

23۔ راقم، ذی شان نصر، سرگودہ، انٹرویو6فروری2024

24۔ راقم، ذی شان نصر، سرگودہ، انٹرویو6فروری2024

25۔ راقم شاکرالقادری، انٹرویو16 جنوری2024

26۔ ہم خط نستعلیق مین نئ روح پھوکنے والے احمد مرزا جمیل سے بچھڑ گئے۔اقبال خورشید،16مارچ2014ایکس پریس نیوز

27۔ ہم خط نستعلیق مین نئ روح پھوکنے والے احمد مرزا جمیل سے بچھڑ گئے۔اقبال خورشید،16مارچ2014ایکس پریس نیوز

28۔ https://ur.wikipedia.org/wiki/%D8%B9%D9%84%D9%88%DB%8C_%D9%86%D8%B3%D8%AA%D8%B9%D9%84%DB%8C%D9%82_%D9%81%D9%88%D9%86%D9%B9